

32638 - کیا یہ صحیح ہے کہ کوئی روایت بھی ضعیف نہیں؟

سوال

راویوں سے مقارنہ کرتے ہوئے روایت حدیث کی تعداد کیا ہے؟
اور کیا یہ صحیح ہے کہ ضعیف راویوں کی کثرت کے باوجود کوئی روایت ضعیف نہیں؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

الحمد لله

روایات اور راویوں کی تعداد میں مقارنہ بہت ہی مشکل ہے اس لیے کہ ایک حدیث کو بعض اوقات راویوں کی ایک جماعت روایت کرتی ہے، اور اسی طرح ایک راوی احادیث کی ایک بڑی تعداد روایت کرتا ہے۔

اور یہ کہنا کہ کوئی بھی روایت ضعیف نہیں یہ ایک ایسا قول ہے جو صحت سے عاری ہے کیونکہ راوی کی حالت اور عدل و ضبط اور حفظ میں اس کے رتبہ و قدر کا اس کی روایات پر بھی اثر ہوتا ہے۔

ہم آپ کے سامنے اس کی مثالیں پیش کرتے ہیں:

اول:

(اپنی میتوں پر سورۃ یس پڑھا کرو) اس حدیث کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے سلیمان التمیمی عن عثمان عن ابیہ عن معقل بن یسار کی سند سے روایت کیا ہے، تو اب یہ حدیث ابو عثمان اور اس کے باپ دونوں کے مجہول ہونے کی بنا پر ضعیف ہے۔ دیکھیں ارواء الغلیل (3 / 150) حدیث نمبر (588)۔

دوم:

(والدہ اور اس کے بیٹے کو جدا نہ کیا جائے) اسے بیہقی نے حسین بن عبداللہ بن ضمیر عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے، اور حسین بن عبداللہ کے ضعیف ہونے سب کا اتفاق ہے۔ دیکھیں المجموع (9 / 445)۔

تویہ احادیث ان کے راویوں کی بنا پرضعیف قرار دی گئی ہیں ، اوربعض اوقات یہ بھی ہوسکتا ہے کہ سند توضعیف ہو لیکن دوسری صحیح سند کے آجانے کی بنا پرحدیث صحیح ہو ۔

اوریہ بھی ہوسکتا ہے کہ سند صحیح ہواورکسی علت کے ہونے کی بنا پراس کا متن ضعیف ہو ۔

یہ ایک وسیع علم ہے جسے پڑھنے اورمشق کرنے کی ضرورت ہے ۔

والله تعالى اعلم .